السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مسمی عبداللہ نے ہندہ بی بی سے عدت کے اندر نکاح کیا اور صحبت بھی کیا پھر چند لوگوں نے اس کو روکا اور صحبت سے منع کیا پھر جو عدت کا ایام باقی تھا اس کو اختتام کر کے پھر تجدید نکاح کر دیا۔ اب کوئی عالم کہتے ہیں کہ اول نکاح جو عدت میں واقع ہوا باطل ہے اب تم کو پھر عدت کرنا ہوگا پہلی عدت کفارہ میں گئی ہے تو بعد گزرنے عدت جدیدہ کے نکاح کر لینا پس اس صورت میں نکاح پہلا صحیح یا دوسرا ہوگا یا اب جو حساب میں تیسرا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس صورت میں اختلاف ہے کہ آیا ہندہ پر دو مستقل عدتیں واجب ہیں یا دو متداخل عدتیں؟ ایک قول یہ ہے کہ دو مستقل عدتیں واجب ہیں یعنی ہندہ پر واجب ہے کہ اولاً پہلی عدت کرے اور جب وہ پوری ہو جائے تو اس وقت سے دوسری عدت از سر نو شروع کرے اور جب وہ بھی پوری ہو جائے تب اگر نکاح کرے تو وہ نکاح صحیح ہوگا اور تا انقضائے اس دوسری عدت کے عبداللہ اور ہندہ میں تفریق رہنا چاہیے۔

دوسرا قول یہ ہے کہ دو متداخل عدتیں واجب ہیں یعنی ہندہ پر یہ واجب ہے کہ اولاً پہلی عدت پوری کرے اور اسی پہلی عدت میں دوسری عدت بھی اس وقت سے شروع ہو جاتی ہے جب سے کہ عبداللہ اور ہندہ میں تفریق واقع ہوئی ہے یعنی جب سے عبداللہ نے ہندہ سے صحبت ترک کر دی ہے اور جب پہلی عدت پوری ہو جائے تو دوسری عدت کا حصہ جس قدر باقی رہ گیا ہے اسی قدر کو پورا کر دے دوسری عدت از سر نو اس پر واجب نہیں ہے۔

پہلا قول حضرت عمر و حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے اور یہی قول ابراہیم نخعی رحمة اللہ علیہ کا ہے اور حسب روایت اہل مدینہ یہی قول امام مالک رحمة اللہ علیہ کا ہے اور اسی قول کو امام شافعی رحمة اللہ علیہ اور امام احمد بن حنبل رحمة اللہ علیہ نے اختیار کیا ہے اور دوسرا قول زہری رحمة اللہ علیہ اور سفیان ثوری رحمة اللہ علیہ کا ہے اور بروایت یہی قول امام مالک رحمة اللہ علیہ کا ہے اور اسی کو امام ابو حنیفہ رحمة اللہ علیہ نے اختیار کیا ہے پہلا قول احوط ہے اور اس احوط قول کے مطابق ہندہ کے دونوں نکاح عدت کے اندر واقع ہوئے اور جو نکاح کہ عدت کے اندر واقع ہو۔ وہ نکاح صحیح نہیں ہے اس وجہ سے اس احوط قول کے موافق ان دونوں نکاحوں میں کوئی بھی صحیح نہیں ہوا۔

وَلَا تَعزِموا عُقدَةَ النِّكاحِ حَتّىٰ يَبلُغَ الكِتـٰبُ أَجَلَهُ... ٢٣٥ ... سورة البقرة

(اور نکاح کی گرہ پختہ نہ کرو یہاں تک کہ لکھا ہوا حکم اپنی مدت کو پہنچ جائے)

جب دوسری عدت بھی بالا استقلال ختم ہو جائے تب اگر دوسرا نکاح کرے تو وہ نکاح صحیح ہوگا۔ "التلخیص الجبیر" (ص: 328) میں ہے۔

اما قول عمر فرواه مالك والشافعي عنه عن ابن شهاب عن سعيد بن المسيب وسليمان بن يسار ان طليحة كانت تحت رشيد الثقفي فطلقها البتة فنكحت في عدتها فضربها عمر وضرب زوجها بالدرة مخربات وفرق بينهما ثم قال عمر: ايما امراة نكحت في عدتها فان كان زوجها الذي تزوجها لم يدخل بها فرق بينهما ثم اعتدت بقية عدتها من زوجها الاول وكان خاطبا من الخطاب وان كان دخل فرق بينهما ثم اعتدت بقية عدتها من زوجها الاول ثم اعتدت من الاخر ثم لم ينكحها ابدا قال ابن المسيب ولها مهرها بما استحل منها قال البيهقي وروي الثوري عن اشعث عن الشعبي عن مسروق عن عمر انه رجع فقال لها مهرها ويجتمعان انشاء "

"اما قول علي فرواه الشافعي من طريق زاذان عنه انه قضى في التي تزوج في عدتها انه يفرق بينهما ولها الصداق بما استحل من فرجها وتكمل ما افسدت من عدة الاول وتعتد من الآخر ورواه الدارقطني والبيهقي من حديث ابن جريج عن عطاء عن علي نحوه[1]

(عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قول کو امام مالک و شافعی رحمة اللہ علیہ نے اس سے ابن شہاب کے واسطے سے روایت کیا ہے وہ سعید بن المسیب اور سلیمان بن یسار سے روایت کرتے ہیں کہ بلاشبہ طلیحہ رشید الثقفی کے نکاح میں تھی رشید نے اسے طلاق بتہ دے دی تو طلیحہ نے اپنی عدت کے دوران میں نکاح کر لیا اس پر عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے اور اس کے خاوند کو درے مارے اور ان کے درمیان جدائی کروادی۔ پھر عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: جو عورت اپنی عدت میں نکاح کر لے تو اگر اس کے اس خاوند نے اس سے دخول نہیں کیا تو ان کے درمیان جدائی کروادی جائے گی، پھر وہ اپنے پہلے خاوند کی بقیہ عدت گزارنے گی اور یہ (دوسرا خاوند) دوسرے پیغام نکاح دینے والوں کے ساتھ پیغام نکاح دے سکتا ہے اور اگر اس نے دخول کر لیا ہے تو بھی ان کے درمیان جدائی کروائی جائے گی۔ پھر وہ پہلے خاوند کی بقیہ عدت گزارے گی۔ پھر دوسرے خاوند کی عدت گزارے گی۔ اور پھر یہ (دوسرا خاوند) کبھی اس سے نکاح نہیں کرے گا ابن المسیب نے کہا دوسرا خاوند اسے مہر دے گا کیوں کہ اس نے عورت کی عصمت کو اپنے اوپر حلال کیا۔ امام بیہقی رحمة اللہ علیہ نے کہا سفیان ثوری رحمة اللہ علیہ نے اشعث سے روایت کیا ہے انھوں نے شعبی سے انھوں نے مسروق سے انھوں نے عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ انھوں نے اس موقف سے رجوع کر لیا چنانچہ انھوں نے کہا کہ اسے مہر ملے گا اور پھر اگر وہ چاہیں تو دوبارہ (نکاح کے ذریعے) اکٹھے ہو سکتے ہیں۔

رہا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول تو اسے امام شافعی رحمة اللہ علیہ نے زاذان کے واسطے سے ان سے روایت کیا ہے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس عورت کے بارے میں یہ فیصلہ کیا جس نے اپنی عدت میں نکاح کر لیا کہ ان دونوں میں جدائی کروائی جائے اس عورت کو (دوسرے خاوند سے) مہر ملے گا کیوں کہ اس نے اس کی عصمت کو اپنے لیے حلال کیا پھر وہ پہلے خاوند کی باقی ماندہ عدت پوری کرے پھر دوسرے خاوند کی عدت گزارے۔ امام دارقطنی اور بیہقی رحمة اللہ علیہ نے ابن جریج سے حدیث روایت کی ہے انھوں نے عطا سے اور عطا نے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی طرح کی روایت بیان کی ہے)

صحیح بخاری (3/234چھاپہ مصر) میں ہے۔

"وقال ابراہیم فیمن تزوج فی العدۃ فحاضت عندہ ثلاث حیض : بانت من الاول ولا تحتسب بہ لمن بعدہ وقال الزہري تحتسب وہذا احب الی سفیان یعنی قول الزہري"

(ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے بارے میں فرمایا جس نے عدت ہی میں نکاح کر لیا پھر اسے تین حیض آئے کہ وہ پہلے سے جدا ہو گئی اور پھر وہ دوسرے نکاح کی عدت کا شمار اس میں نہیں ہو گا لیکن زہری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ اس میں دوسرے نکاح کی عدت کا شمار ہو گا یہی یعنی زہری کا قول سفیان کو زیادہ پسند ہے)

قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ شرح صحیح بخاری میں ہے۔

وروي المدنیون عن مالک ان کانت حاضت حیضۃ او حیضتین من الاول انہا تتم بقیۃ عدتہا منہ ثم تستانف عدۃ اخري وہو قول الشافعي واحمد[2]

(مدینہ والوں نے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے اگر اسے پہلے خاوند کی عدت سے ایک یا دو حیض آچکے تو وہ پہلے اول شوہر کی باقی ماندہ عدت پوری کرے بعد میں دوسرے خاوند کی عدت گزارے۔ یہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور احمد رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے)

ہدایہ اولین (ص 405چھاپہ مصطفائی) میں ہے۔

"واذا وطیت المعتدہ بشبہۃ فعلیہا عدۃ اخري وتداخلت العدتان ویکون ما تراہ المراۃ من الحیض محتسبا منہما واذا انقضت العدۃ الاولیٰ ولم تکمل الثانیۃ فعلیہا اتمام العدۃ الثانیۃ وہذا عندنا وقال الشافعي لا تتداخلان"

(جب عدت گزارنے والی عورت شبہ نکاح کے ساتھ وطی کرے تو اس کے ذمہ ایک اور عدت گزارنا واجب ہو گا اور وہ دو متداخل عدتیں گزارے گی اسے جو حیض آئے گا وہ عدتوں میں شمار ہو گا جب پہلی عدت پوری ہو جائے اور دوسری عدت پوری نہ ہوئی ہو تو اس پر باقی ماندہ دوسری عدت پوری کرنا بھی واجب ہے یہ ہمارا موقف ہے۔ جب کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ وہ متداخل عدتیں نہیں گزارے گی)

واضح رہے کہ یہ جو اوپر لکھا گیا ہے کہ دوسری عدت کے ختم ہو جانے پر ہندہ نکاح کرے تو وہ نکاح صحیح ہو گا یہ اس تقدیر پر ہے کہ تجدید نکاح کے بعد عبداللہ نے ہندہ سے پھر صحبت نہ کی ورنہ ہندہ پر قول احوط کے مطابق ایک اور عدت واجب ہے اور جب یہ تیسری عدت بھی پوری ہو جائے تب اگر نکاح کرے تو وہ نکاح صحیح ہو گا واللہ اعلم بالصواب۔

---

[1]۔التلخیص الجبیر(3/236)

[2]۔ارشادالساری لشرح صحیح البخاری(8/182)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب النکاح، صفحہ:403

محدث فتویٰ